

217562 - نشیبی علاقے میں قبر ہے، اسکی مرمت بہتر ہے، یا کسی مناسب جگہ منتقل کرنا بہتر ہے؟

سوال

سوال: میرے نانا جان تین سال پہلے فوت ہوئے تھے، جس جگہ انہیں دفن کیا گیا تھا اس جگہ کو سیمنٹ اور اینٹوں کے ذریعے مضبوط بنا دیا گیا تھا، میں نے اُنکی اُس وقت بھی مخالفت کی تھی، اب یہ انکشاف ہوا ہے کہ قبر نشیبی علاقے کے کنارے پر ہے، جسے دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے، ہوسکتا ہے قبر کو منتقل بھی کرنا پڑے، یعنی وہ لوگ پوری میت کو منتقل کرینگے؛ کیونکہ اگر قبر کو اسی جگہ پر چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے، قبر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے، میں نے قبر کو دوبارہ بنانے کی تجویز کو مسترد کیا ہے، تو اب صحیح موقف کس کا ہے؟ میرا یا اُنکا؟ اور اس حالت میں مناسب حل کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس سوال میں دو مسئلے ہیں:

پہلا مسئلہ:

قبر کو ضرورت کی وجہ سے پختہ بنانے کا حکم

اصول یہی ہے کہ قبر کو پختہ بنانا، اور اس پر کسی قسم کی تعمیر کرنا حرام ہے؛ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے، اور اس پر کسی قسم کی تعمیر کرنے سے منع فرمایا" مسلم: (970)

لیکن اگر حقیقی طور پر کہیں ضرورت ہے کہ قبر ایسی جگہ ہے جہاں مٹی ایک جگہ نہیں جم سکتی، اور اگر قبر کو پختہ نہ بنایا جائے تو منہدم ہونے سے میت برہنہ ہوجاتی ہے، تو ایسی حالت میں اہل علم نے صرف ضرورت کی حد تک پختہ بنانے کی اجازت دی ہے، اس میں کسی قسم کی آرائش و زیبائش شامل نہیں ہونی چاہئے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ) اپنی استطاعت کے مطابق اللہ سے ڈرو۔ [التغابن: 16]

ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جی ہاں! اگر قبر کے اکھاڑے جانے، یا درندوں کے حملے، یا سیلابی پانی سے قبر کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو تو قبر کو پختہ بنانا مکروہ نہیں ہے، بلکہ بسا اوقات واجب بھی ہوسکتا ہے" انتہی

" تحفة المحتاج " (3 / 196)

دائمى فتوى كمىٲى كے فتاوى جات (دوسرا ايڈيشن) (7/386) ميں ہے كہ:

"سيمنٹ سے بنى ہوئى اينٹوں كيساھ قبر بنانا، يا قبر كو سيمينٹ سے بنى ہوئى سليپ سے ڈھانپنا سنٲ كے خلاف ہے، افضل يهى ہے كہ گزسٲه دلائل كى بنا پر كچى اينٹوں سے قبر كو بند كيا جائے، ليكن اكر زمين كى ساخت كے مد نظر ركھٲے ہوئے ايسے كرنے كى ضرورٲ پڑ جائے ٲو اس ميں كوئى حرج نهيں ہے"

دوسرا مسئلہ:

ميت كو ايك قبر سے دوسرى قبر ميں كسى مصلحت كى بنا پر منٲقل كرنا۔

اكر ميت كو موجوده جگه پر ركھنے سے ميت كى نعلش كو خطرہ لاحق ہو ٲو اهل علم نے ضرورٲ كى بنا پر مناسب جگه منٲقل كرنے كى اجازٲ دى ہے۔

امام بخارى رحمہ اللہ نے اپنى صحيح بخارى ميں باب قائم كيا ہے كہ: "باب ہے اس بيان ميں كہ: كيا ميت كو قبر سے كسى ضرورٲ كى بنا پر نكالا جاسكٲا ہے؟" اور اس ضمن ميں حديث جابر رضى اللہ عنہ نقل كى آپ كھٲے ييں: "جس وقت ميرے والد غزوه احد ميں شريك ہوئے ٲو رات كے وقت مجھے انہوں نے بلايا، اور كہا: "مجھے لگ رہا ہے كہ ميں رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام ميں سے سب سے پہلے قٲل ہو جاؤں گا، اور ميں اپنے بعد ٲم سے زيادہ عزيز رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم كے علاوہ كوئى چيز چھوڑ كر نهيں جا رہا، اور مجھ پر قرضہ ہے، اسے ادا كر دينا، اور اپنى يہنوں كا خاص خيال كرنا" جب صبح ہوئى ٲو ميرے والد سب سے پہلے قٲل ہوئے، اور انكے ساٲھ قبر ميں ايك اور صحابى كو بھى دفن كيا گيا، پھر ميرے دل كو اطمينان نہ ہوا كہ ميں انہيں كسى اور كے ساٲھ قبر ميں دفن چھوڑ دوں، ٲو ميں نے انہيں چھ ماہ كے بعد قبر سے نكالا، ٲو انكا كان كے علاوہ پورا جسم ايسے ہى ٲھا جيسے ميں نے انہيں ابھى قبر ميں اٲارا ہو" بخارى: (1351)

ابو وليد الباجى رحمہ اللہ كھٲے ييں:

" كسى مصلحت كى بنا پر قبر كسائى كر كے ميت كو وہاں سے نكالنے ميں كوئى حرج نهيں ہے، بشرٲيكہ ميت كو اس سے كسى قسم كا نقصان نہ ہو، يہ مذموم گور كنى ميں شمار نهيں ہوگا، كيونكہ مذموم گور كنى بلا فائدہ يا نقصان پہنچانے كى غرض سے كى جاتى ہے" انٲھى

" المنتقى شرح الموطأ " (3/225)

شيخ الاسلام ابن ٲيميہ رحمہ اللہ كھٲے ييں:

"كسى ضرورٲ كى بنا پر ہى قبر كسائى كى جاسكٲى ہے؛ مثلاً: پہلى جگه ميں ميت كيلئے اذيت كا باعث بننے والى اشياء ہوں، ٲو كسى اور جگه منٲقل كر ديا جائے، جيسے كہ كچھ صحابہ كرام نے منٲقل كيا ٲھا" انٲھى

" مجموع الفتاویٰ " (24 / 303)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"سماحة الشيخ! آپکی رائے کے مطابق اسکا کیا حکم ہے کہ: میت کی ہڈیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے، تا کہ قبر کو کچی اینٹوں کی بجائے پختہ اینٹوں سے بنایا جائے؟
تو انہوں نے جواب دیا:

"یہ غیر شرعی عمل ہے، جب میت کو شرعی طریقہ سے دفن کر دیا جائے، تو الحمد للہ! قبر کشائی کی دوبارہ ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی اینٹوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

اور اگر تدفین کسی غیر مناسب جگہ پر ہوئی ہے، مثلاً: راستے میں دفن کیا گیا، یا ایسی جگہ دفن کیا گیا جہاں سیلابی پانی آتا ہے، یا اسی طرح کی کوئی اور وجہ بنتی ہے، تو وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں منتقل کیا جا سکتا ہے، جہاں پر مذکورہ خطرات نہ ہوں، اسکی دوبارہ تدفین بھی بالکل اسی طرح ہوگی جیسے عام طور پر لوگ کرتے ہیں، کہ اسے لحد میں اتار کر، اس پر کچی اینٹیں لگائی جائیں، اور پھر اس مٹی ڈال دی جائے جیسے دوسرے مُردوں پر ڈالی جاتی ہے۔

لیکن قبر کشائی اینٹوں کی تبدیلی کیلئے، یا کسی اور چیز کو بدلنے کیلئے ہو تو یہ بے دلیل عمل ہوگا، اس لئے میت کو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اسکی تدفین شرعی طریقہ کے مطابق ہوئی ہے" انتہی
" فتاویٰ نور علی الدرب " (14/179)

مزید کیلئے دیکھیں سوال نمبر: (126400)

واللہ اعلم.